رفع یدین

اذان کے بعد درود پاک پڑھنا

آہستہ آواز میں آمین کہنا

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا

کے موضوعات پر ایک تحقیقی رسالہ

الجواب

ابن شریف عرفان احمد

عبد المجید قادری

الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی

- ...... اذان کے بعد درود پاک پڑھنا
- ...... رفع یدین نہ کرنا
- ...... امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا نہ پڑھنا
- ...... آہستہ آواز میں آمین پڑھنا

کے موضوعات پر ایک تحقیقی رسالہ

الجواب

مؤلف

ابن شریف عرفان احمد قادری

ناشر

الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی

نام کتاب	**الجواب**
مؤلف	ابن شریف عرفان احمد قادری
ناشر	الحسنین پبلشرز جھنگ سٹی
زیرِ نگرانی	مہر مبشر عباس عطاری مگھیانہ
اول ایڈیشن	
ہدیہ	
تعداد	1000

ملنے کا پتہ

الحسنین پبلشرز بستی شہنی والی وارڈ نمبر 7, جھنگ سٹی.

فون نمبر: 0471-626952

E.Mail:alhasnain_publisher@hotmail.com

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

☆......اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا:۔

مشہور محدث امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بکر نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ''سنن نسائی'' میں باب باندھا ہے۔ ''باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعد الاذان'' اذان کے بعد نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا باب اور اس باب میں اُنہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث پاک نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذاسمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول وصلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشرا ''کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ جب تم اذان سنو تو جو مؤذن کہے وہی تم بھی کہو اور مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اسلئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر دس (۱۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (نسائی شریف ص ۱/۷۸) (مسلم شریف ص ۱/۱۴۴)

کان بلال یقف علی باب رسول اللہ ﷺ بعدالاذان فیقول السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر کھڑے ہوکر عرض کرتے السلام علیک یارسول اللہ۔ (تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک باب ماجاء فی النداء الصلوٰۃ)۔

☆......نماز اطمینان سے پڑھو:۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے اُنھوں نے نماز پڑھی پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا فرمایا وعلیکم السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہوکر سلام عرض کیا فرمایا وعلیکم السلام جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تعلیم فرمایئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کو کھڑے ہوتو کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہوجائے پھر اُٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہوجائے پھر اُٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہوجائے پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہوجاؤ اور پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (بخاری ومسلم شریف)

☆......نماز میں کسی چیز کی کمی کرنا:۔

امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا کہ جس نے نماز میں کمی کی جب سلام پھیرا تو اُسے پکارا اے فلاں تو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتا کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گئے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے

کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا خدا کی قسم میں پیچھے سے ویسے دیکھتا ہوں جیسا میں سامنے دیکھتا ہوں۔

☆......**مرد کس طرح ہاتھ رکھے:۔**

صحیح بخاری شریف میں ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ نماز میں مرد سیدھا ہاتھ (داہناں) الٹی کلائی پر رکھے یعنی بائیں کلائی پر رکھے۔ (بخاری شریف)

☆......**ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا:۔**

حضرت سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رایت النبی ﷺ یضع یمینه علی شماله تحت السرة میں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ناف کے نیچے بائیں ہاتھ پر دائیں ہاتھ کو رکھے ہوئے دیکھا۔ (رواہ ابن ابی شیبہ، عین الہدایہ ص ۳۵۰/۱)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں "من السنة وضع الکف فی الصلاة تحت السرة نماز میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے رکھنا سُنّت ہے۔

☆......**تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ اُٹھانا:۔**

ان رسول الله ﷺ کان اذا لبر رفع یدیه حتی یحاذی بهما اذنیه ۔بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے

کانوں تک اُٹھاتے۔(صحیح مسلم شریف ص ۱/۱۴۸)

☆......بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا:۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صلیت خلف رسول الله ﷺ وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احد منھم یقر بسم الله الرحمن الرحیم ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرات ابوبکر، عمر، اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی جھراً بِسْمِ اللہ پڑھتے نہیں سنا۔(مسلم شریف ص ۱/۱۷۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان النبی ﷺ وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد لله رب العلمین ۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (جھری) نماز کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رب العالمین سے فرمایا کرتے تھے۔ بخاری شریف ص ۱/۱۰۳ مصنف عبدالرزاق ص ۱/ ۸۸)

☆......امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔(اعراف ۲۰۴) جلیل القدر صحابہ اور تابعین جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ، بن عباس، مجاہد، ابن جبیر، سعید بن، مسیّب اور حسن

بصری رضی اللہ عنہم شامل ہیں نے صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اس آیت کا شان نزول نماز ہے۔

☆......خود غیر مقلدین کے امام ابن تمیمہ کہتے ہیں

وقول الجمهور هو اصحيح فان الله سبحانه قال وَاِذَا قُرِئَ الْقُرآنُ فَاسْتَمِعُوْ لَهٗ وَاَنْصِتُوْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ O قال احمد بن حنبل اجمع الناس على انها النزلت فى الصلوة

جمہور کا مسلک ہی صحیح ہے کہ امام کے پیچھے قرآت نہ کی جائے کیونکہ اللہ تعالی کا حکم ہے جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو کان لگا کر سنو اور چپ رہا تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت کا شان نزول نماز ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۹۵_۲۲)

امام نسائی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب نسائی میں باب باندھا ہے تاویل قولہ عزوجل وَاِذاقُرِئَ اَلْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْ الَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ O اور اس باب میں تین حدیثیں بیان کی ہیں۔ قال رسول اللہ ﷺ انما جعل الا مام ليئو تم به فاذا كبر فكبر و ا واذا قرء فانصتو ا O فرمایا رسول اکرم ﷺ نے امام اسی لیئے مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآت کرے تم چپ رہو۔ انما الا مام ليئو تم به فاذا كبر فكبر وا واذا قرء فانصتو ا O حضور علیہ السلام

نے فرمایا جب امام قرآۃ کرے تم خاموش رہو۔

مَـا اَرَی الْاِمَـامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلّا قد کَفَا O امام کی قرات مقتدی کو کافی ہے۔(نسائی شریف ۱/۱۰۷)

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اِذَاقَـرأَلْاِ مَـامُ فَـانْصِتُوْ O جب امام قرات کرے تم خاموش رہو۔(ابن ماجہ ۶۱ مسلم شریف ص ۱/۱۷۴)واذا قـرء فـانصتوا صحـحه ابـن حـنبـل O امام احمد ابن حنبل نے اس حدیث کو صحیح قرادیا ہے۔(زرقانی شریف علی الموطا ۱/۱۷۸)

وَاِذَا قَـرَأَ فَانْصِتُوْا O صحیح حدیث ہے مسلم شریف ص ۱/۱۷۴ فتاوی ابن تیمیہ ص ۲۲/۲۹۵)

حضرت امام بخاری کے استاد الاستاذ حضرت سیدنا عبدالرزاق نے اپنی سند کیساتھ حدیث نقل کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی نھیٰ رسـول الـلـه صلی الله علیه وآلهٖ وسلم عن القراۃ خَلْفَ الْاِمَـامِ حضور علیه صلوۃ والتسلیم O نے امام کے پیچھے قرات کرنے سے منع فرمایا ہے۔(مصنف عبدالرزاق ۲/۱۳۹)

حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں ان رسـول الـلـه ﷺ وابابکر وعمر وعثمان کانو ینھون عن القراۃ خلف الامام O بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے

قرأت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۲/ ۱۳۹)

حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ امامت فرمارہے تھے جب آپ رکوع میں گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک رکوع کرتے ہوئے آملے اور صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی آپ نے رکوع کرلیا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایازادك الله حرصا ولا تعد اللہ تیری حرص کواور زیادہ کرے لیکن پھر ایسے نہ کرنا (یعنی صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر کے چلتے ہوئے آنا) (بخاری شریف جلد اص ۱۰۸)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رکعت حضور علیہ السلام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر ہی پوری ہوگئی کیونکہ اگر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہوتا تو حضور علیہ السلام ارشادفرماتے کہ تمہاری رکعت نہیں ہوئی دوبارہ پڑھو۔ مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے حضرت عبیداللہ بن مقسم نے پوچھا اتقرء خلف الامام فی الظهر ولا عصر شیئا فقال لا O کیا آپ امام کے پیچھے کسی چیز کی قرأت کرتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا۔ نہیں (مصنف عبدالرزاق ص ۲/ ۱۴۱)

سوال:۔ بخاری شریف ص ۱۰۴ میں ہے لاصلوۃ لمن لم یقرء بفاتحة

الکتاب O اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

جواب :۔ اسی حدیث کے راوی سفیان بن عینیہ کہتے ہیں لِمَن یُّصَلِّی وَحدَہ کہ اس کیلئے ہے کہ اکیلا نماز پڑھے (ابوداؤد ص ۱/۱۱۹)

اس حدیث کا تعلق اس آدمی سے ہے جو اکیلا نماز پڑھے (موطا امام مالک ص ۲۹ ترمذی شریف ص ۱/۶۵)

مشہور صحابی رسول حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا من صلی رکعۃ لم یقرء فیھا بامّ القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام O جس آدمی نے سورۃ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں لیکن امام کے پیچھے (ترمذی شریف ص ۱/۶۶ مؤطا امام مالک باب ماجافی ام القرآن) اس حدیث جابر کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی نے فرمایا ھذا حَدِیث "حسن" صحیح" (ترمذی شریف ص ۱/۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا من کان لہ امام فقراَۃُ الاِمَامِ لَہٗ قِرأۃ" O جو آدمی کسی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرائت مقتدی کی قرائت ہے (ابن ماجہ ص ۶۱ مصنف عبدالرزاق ص ۲/۱۳۶ مسند احمد ص ۳/۳۳۹)

من صَلّٰی خَلفَ الاِمَامِ فَقِراَۃُ الاِمَامِ قِراَۃ" لَہٗ اس حدیث کو صحابہ کی ایک عظیم جماعت نے روایت کیا جن میں حضرت جابر بن عبداللہ، ابن عمر، ابوسعید الخذری، ابوہریرہ، ابن عباس اور انس بن مالک شامل ہیں (عینی شرح صحیح بخاری ص ۶/۱۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق پوچھا جاتا تو آپ فرماتے اذا صلی احد کم خلف الامام فحسبہ قرائۃ الامام و اذا صلی وحدہ فلیقرا و کان ابن عمر لا یقرا خلف الامام جب کوئی آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسکو کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے اور عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ (موطا امام مالک ص ٢٩ کاتب وحی حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لَا قِراءَۃَ مَعَ الِامَامِ فِی شَیئٍ امام کے ساتھ کسی نماز میں کوئی قرأت نہیں (مسلم شریف جلد ا ص ٢١٥) نیز فرماتے ہیں مَن قَرأَ مَعَ الِامَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ جس نے امام کے ساتھ قرأت کی اس کی نماز نہیں (مصنف عبدالرزاق ص ٢/ ١٣٧)

اسی (٨٠) جلیل القدر صحابہ کرام جن میں سے چند کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے سے سختی سے منع فرماتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھو (عینی شرح صحیح بخاری ص ٦/ ١٣)

یہ جھوٹ ہے بخاری شریف میں حضور علیہ والسلام کا یہ فرمان ہرگز موجود نہیں ہاں ابوداؤد میں ایک ضعیف حدیث موجود ہے جس کا معنی ہے کہ جب امام

پڑھے تو تم سورۃ فاتحہ پڑھو لیکن یہ حدیث پرلے درجے کی ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کا ایک ہی راوی ہے محمد بن اسحاق اس کے متعلق محدثین نے اپنے تاثرات کا اظہار یوں فرمایا ہے قال انسائی وغیرہ لیس بالقوی، قال الداد قطنی لایتحج بہ قال ابو داؤد قدری معتزلی وقال سلیمان الیتمی کذاب، ہشام بن عروہ یقول کذاب، قَالَ مَالِكٌ" اُنظُرُ وا الی دجَّالٍ مِنَ الدَّجَاجِلَةِ یعنی یہ راوی جھوٹا ہے کذاب ہے دجالوں میں سے ایک دجال ہے ایک راوی ہے مکحول ضَعَّفَهٗ جَمَاعَةٌ" اس کو محدثین کی پوری جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۴/۲۴۲)

ایک راوی ہے ہیثم بن حمید ضَعِيف" قَدرِیّ" قدری بھی ہے اور ضعیف بھی ہے (میزان الاعتدال ص ۴/ ۳۲۱)

ایک راوی ہے محمد بن سلمۃ یہ ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳/ ۵۶۸)

غیر مقلد کے امام بن تیمیہ نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا فالنزاع من الطرفین لکن الذین ینھون عن القرائۃ مع الامام ھم جمھور السلف والخلف ومعھم الکتاب والسنۃ الصحیحۃ والذین اوجبوھا علی الماموم فحد یثھم قد ضعفہ الائمہ" اس مسئلہ میں نزاع تو طرفین سے ہے لیکن وہ لوگ جو امام کے پیچھے قرأت سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف اور خلف ہیں ان کی تائید کتاب اللہ اور صحیح حدیث کرتی ہے اور جو لوگ مقتدی پر قرات لازم

کرتے ہیں تو ان کی حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ ص ۲۲/۳۴۰)

☆...... آمین آهسته کهنا:۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّالین پر پہنچے قَالَ آمِین وَاَخفٰی بِھَا صَوتَہُ تو آپ نے آہستہ آمین کی (ترمذی شریف ص ۵۶ ابوداؤد ص بیہقی ص ۴/۵۷)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تھوڑی دیر تک سکتہ فرماتے اور غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہنے کے بعد فرماتے تھے اور یہ سکتہ آمین آہستہ کہنے کیلئے ہی ہوسکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ سکتہ دم لینے کیلئے تھا تو اس سے لازم آئیگا کہ مقتدیوں کی آمین امام کی آمین سے پہلے ہو کیونکہ مقتدیوں کو حکم ہے ادھر امام ولا الضالین کہے تم فوراً آمین کہو

ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں فَقَالَ امِینَ وَخَفَضَ بِھَا صَوتَہُ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی۔ بہارِ شریعت (حصہ سوئم جلد اول)

☆...... رکوع اور سجده کے وقت رفع یدین نه کرنا:۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اَلَا اُصَلِّی بِکُم صلوٰۃ رَسُولِ اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَم یَرفَع یَدَیهِ اِلَّا مَرَّۃً واحِدَۃً کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز نہ پڑھاوٴں بس آپ نے نماز پڑھائی اور صرف

ایک بار ہاتھ اُٹھائے (نسائی شریف ص ۱/۱۳۱، ترمذی شریف ص ۱/۵۷، ابوداؤد شریف ص ۱/۱۰۹)

حضرت سیدنا براء فرماتے ہیں اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کَانَ اِذا افتَتَحَ الصَّلٰوۃ رَفَعَ یَدَیہِ اِلٰی قَرِیبٍ مِن اُذُنَیہِ ثُمَّ لَا یَعُودُ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز شروع فرماتے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب کرتے پھر کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے (ابوداؤد شریف ص ۱/۱۰۹)

حضرت سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں جیسا کہ گھوڑے اپنی دُمیں بار بار ہلاتے ہیں نماز میں سکون کرو۔ (مسلم شریف ص ۱/۱۸۱)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں صَلَّیتُ خَلفَ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَبی بَکرٍ وَعُمَرَ فَلَم یَرفعوا اَیدِیَھُم اِلَا عِندَ اِفتِتَاحِ الصَّلٰوۃ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی اُنھوں نے سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نہیں کیا (بیہقی شریف ص ۱۲۳، مجمع الزاوائد ص ۱/ ۱۲۸)

ان اُمور کے متعلق بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں برکت کیلئے چند حدیثیں ذکر کیں یہاں پر یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں۔ نہ ہی اس کے اہل ہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت کہ ائمہ کرام نے یہ مرحلے

طے فرمادئے ہیں۔ ہمیں تو ان کے ارشادات ہی کافی ہیں وہ وہی فرماتے ہیں۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے ماخوز ہے۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ ہمیں ائمہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابن شریف عرفان احمد قادری

۲۸۔۱۱۔۲۰۰۳

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

صدیقی پبلشرز کی مایہ ناز کتب منظر عام پر آچکی ہیں

1	ایمان کی حفاظت	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
2	اللہ کی عطائیں	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
3	ردغیر مقلدین	علامہ مفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
4	رسائل ضیائیہ	علامہ مفتی محمد ابوبکر صدیق العطاری مدظلہ العالی
5	شادی خانہ آبادی	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
6	نعلین عرش پر	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
7	مردوں کی زندوں سے ملاقاتیں	علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
8	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء امت	علامہ ناصر الدین ناصر عطاری مدظلہ العالی
9	نزول عیسی علیہ السلام کے مشاغل	علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی مدظلہ العالی
10	ناصر الاصول فی حدیث الرسول	علامہ ناصر الدین ناصر مدظلہ العالی
11	حیاتِ حافظ ملت علیہ الرحمۃ	ہمشیرہ صدیق احمد عطاری مدظلہ العالی

E:mail. siddiquepublishers@hotmail.com
Phone # 03036201396